السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جماعت کے ساتھ وتر میں دعائے قنوت کے ساتھ قنوت نازلہ اوراسکے ساتھ اور بھی دعا ملا کر پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں ۔ کچھ اہل علم اس کو بدعت کہتے ہیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قنوت وتر، وتر کے ساتھ مخصوص ہے ، اور قنوتِ نازلہ کسی پیش آمدہ حادثہ کے موقعہ پر کی جاتی ہے خواہ نمازِ وتر میں ہو خواہ فرض نماز میں ۔ یہ وتروں کے ساتھ مخصوص نہیں ، فرض نمازوں میں بھی کرسکتے ہیں ، اس طرح قنوت وتر اور قنوتِ نازلہ میں عموم وخصوص من وجہ والا فرق ہے ۔ قنوتِ نازلہ والے الفاظ قنوتِ وتر میں پڑھ لیے جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ قنوتِ وتر کو قنوتِ نازلہ بنانا یا وتروں میں قنوتِ نازلہ پڑھنا درست ہے ۔ کیونکہ فرض نمازیں جن میں اکثر کے نزدیک عام حالات میں قنوت نہیں قنوتِ نازلہ ان میں بھی درست ہے تو وتروں میں قنوتِ نازلہ بطریقِ اولیٰ درست ہے کیونکہ وتروں میں تو عام حالات میں بھی قنوت ہے ۔

اسی طرح آپ وتروں میں کوء ی بھی مسنون دعا کرسکتے ہیں ۔ دعاء قنوت میں یہ واجب نہیں وہ بعینہ انہی الفاظ میں کی جائے بلکہ نماز کےلیے اس کے علاوہ دوسرے الفاظ یا اس میں کمی وزیادتی کرنی جائز ہے ، بلکہ اس نے کوئی ایسی آیت پڑھ لی جس میں دعاء ہو تو مقصد پورا ہو جائے گا.

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

واعلم أن القنوت لا يتعين فيه دعاء على المذهب المختار ، فأي دعاء دعا به حصل القنوت ولو قنت بآية ، أو آيات من القرآن العزيز وهي مشتملة على الدعاء حصل القنوت ، ولكن الأفضل ما جاءت به السنة "الأذكار النووية ص 50"

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ صحیح مذہب کے مطابق قنوت میں کوئی دعا متعین نہیں ، اس لیے کوئی بھی دعاء کرلی جائے تو قنوت ہو جائے گی ، چاہے قرآن مجید کی ایک یا کئی آیات پڑھ لی جائے جو دعا پر مشتمل ہو تو قنوت ہو جائے گی ، لیکن افضل یہ ہے کہ وہ دعاء پڑھی جائے جو سنت میں وارد ہے.

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث